103419-کیا مرد سر کے بال لمبے کر سکتا ہے ؟

سوال

کیا مرد کے لیے لمبے بال رکھنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

مرد کے لیے لمبے بال رکھنا جائز ہیں،
لیکن اسے ان کی دیکھ بھال اور خیال کرنا ہوگا، تا کہ وہ قبیح المنظر نہ ہوں، بلکہ
اچھا منظر پیش کریں، انہیں کنگھی کرے، اور تیل لگائے، لیکن ان کا خیال رکھنے میں
مبالغہ اور اسراف سے کام نہ لے.

اس کی دلیل ابو داود اور نسائی کی
درج ذیل حدیث ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان
کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے کچھ بال منڈے ہوئے تھے، اور بعض رکھے ہوئے تھے، تو رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا :

"یا تو سارے مونڈ دو، یا پھر سارے
رکھ لو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4195)
نسائی حدیث نمبر (5084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اس حدیث کو
صحیح قرار دیا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کے بال ہوں تو وہ ان کی تکریم
کرے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4163)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابو داود کی شرح "عون المعبود" میں
اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے:

"یعنی وہ بالوں کو خوبصورتی سے
سنوارے، اور اسے دھو کر صاف کرے، اور تیل لگائے، اور کنگھی کرے، اور انہیں بکھرے ہوئے مت چھوڑے، کیونکہ صفائی منظر کو اچھا اور خوبصورت بناتی ہے اور یہ پسندیدہ بھی ہے" انتہی.

لیکن اگر بال لمبے کرنا لوگوں میں
غلط اور قبیح سمجھا جاتا ہو، یا پھر صرف یہ کام ایسے لوگ کرتے ہوں جو لوگوں میں نچلے درجہ کے ہوں تو پھر ایسا نہیں کرنا چاہیے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"سر کے بالوں کو لمبا کرنے میں کوئی
حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بعض اوقات کندھوں تک لمبے ہو جاتے تھے، تو یہ اپنی اصل پر ہی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے باوجود یہ عادات اور عرف کے تابع ہے، اس لیے اگر کسی معاشرے اور عرف میں یہ عادت ہو کہ وہاں لمبے بال صرف ایک مخصوص غلط قسم کا گروہ رکھتا ہو، تو پھر اہل مروؤت کے لیے ایسا نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ لوگوں کی عادات اور عرف نچلے اور گرے پڑے افراد سے آتی ہیں!

اس لیے بال لمبے رکھنے کا مسئلہ ان
مباح اشیاء میں شامل ہوتا ہے جو لوگوں کی عادات اور عرف کے تابع ہے، لہذا جب لوگوں کی عادت اور عرف میں ہو کہ ہر شخص شریف اور غیر شریف افراد سب ایسا کرتے ہوں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر ایسا صرف گرے پڑے لوگ ہی کرتے ہوں تو پھر شرف و مقام اور مرتبہ رکھنے والے شریف افراد کو ایسا نہیں کرنا چاہیے، اور اس پر یہ

اعتراض نہیں ہوتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سب سے افضل اور اعلی مقام و مرتبہ رکھتے ہیں ان کے بال لمبے تھے، کیونکہ اس مسئلہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ بال رکھنا سنت اور عبادت میں شامل نہیں، بلکہ یہ عادات اور عرف کے تابع ہے" انتہی

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر (
69822) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں،
اس میں ہم نے ابن عبد البر رحمہ اللہ کی اس مسئلہ میں بہت ہی نفیس کلام نقل کی ہے،
جس کا مطالعہ کرنا بہت بہتر ہے.

واللہ اعلم.